بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

لاک ڈاؤن اور گھروں میں تراویح کے مسائل

مقبول احمد سلفی

اسلامک دعوۃ سنٹر، شمالی طائف (مسرہ)

اس میں کوئی شک نہیں کہ بروقت دنیا کے حالات سازگار نہیں ہیں خصوصا ہندوستان میں مسلمان قسم قسم کی آزمائشوں سے گزررہے ہیں۔ حکومتی اعلان لاک ڈاؤن کی وجہ سے رمضان المبارک جیسا خیر وبرکت کا مہینہ متاثر ہوتا نظر آرہاہے، یہی تو ماہ مبارک ہے جس میں گنہگاروں کو بھی خیر وبرکت کی سعادت نصیب ہوتی ہے اور صالحین کو مزید تقوی وپرہیزگاری عطا ہوتی ہے۔اللہ ہمارے سروں سے آزمائش ٹال دے اور ماہ مبارک کی سعادتیں نصیب فرمائے۔آمین

لاک ڈاؤن کی صورت میں مسلمانوں میں ایک بڑی بے چینی تراویح کے سلسلے میں ہے کہ گھروں میں محصور ہوجانے کی وجہ سے مسجد میں جاکر جماعت سے تراویح کی نماز نہیں پڑھ سکتے ہیں۔ہم مسلمانوں کی یہ بے چینی بجاہے اور اس مشکل وقت میں ہم سب کو کثرت توبہ اور اللہ سے مدد ودعا کا التزام کرنا چاہئے تاکہ اللہ تعالی ہم پر اور پوری امت مسلمہ پر آسانی فرمائے۔رہا مسئلہ تراویح کا تو اس سلسلے میں دیکھتے ہیں کہ شریعت سے ہماری لئے کیا کچھ رہنمائی اور سہولت موجود ہے ؟

پہلی فرصت میں تراویح سے متعلق چند بنیادی مسائل ذہن نشیں کریں پھر زیادہ بے چین کرنے والے مسئلہ کو واضح کروں گا۔

پہلی بات یہ کہ تراویح واجب نہیں ہے بلکہ مسنون ہے اسی لئے تو رسول اللہ ﷺ صحابہ کو چند دن جماعت سے تراویح پڑھانے کے بعد تیسرے یا چوتھے دن مسجد ہی نہیں آئے کہ کہیں امت پر یہ فرض نہ کر دی جائے۔ اگر کسی سے چند دن یا پورا رمضان تراویح چھوٹ جائے تو اللہ کے یہاں جوابدہی نہیں ہو گی مگر پانچ اوقات کی نمازوں میں سے ایک وقت کی بھی نماز بغیر عذر کے چھوڑ دیتے ہیں تو اس پر مواخذہ ہو گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ تراویح کی مسنون رکعات مع وتر گیارہ ہیں جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ رمضان میں اور رمضان کے علاوہ دیگر مہینوں میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے اس لئے تراویح کی مسنون رکعات مع وتر گیارہ ہی ہیں۔ جو لوگ بیس رکعت تراویح مسنون کہتے ہیں ان کے پاس کوئی صحیح دلیل نہیں ہے، صحیح دلیل سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کو گیارہ رکعات ہی تراویح پڑھانے کا حکم دیا اس لئے یہ کہنا کہ حضرت عمر نے لوگوں کو بیس رکعت تراویح پر جمع کیا صحیح نہیں ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ تراویح ہی تہجد اور قیام اللیل ہے یعنی رمضان المبارک میں جس نماز کو تراویح کہتے ہیں اسے تہجد اور قیام اللیل بھی کہہ سکتے ہیں، دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اوپر دوسری بات کے تحت میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث بتلائی کہ نبی ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ جو نماز نبی ﷺ رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں قیام اللیل کے نام سے گیارہ رکعت پڑھتے تھے وہی نماز رمضان میں بھی ادا فرماتے تھے۔ اگر تراویح اور تہجد الگ الگ مانتے ہیں تو اس کا مطلب ہوا کہ نبی نے تین ہی دن صحابہ کے ساتھ تراویح پڑھی اور زندگی میں کبھی نہیں پڑھی یا جن تین یا چند دن صحابہ کو جماعت سے تراویح پڑھائی ان دنوں الگ سے قیام اللیل بھی پڑھی ۔حالانکہ یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ نیز جن احادیث سے ہم تراویح کی فضیلت بیان کرتے ہیں ان میں تو

" قام رمضان " یا " قام لیلۃ "کا لفظ آیا یعنی جو رات کو قیام کرے ،رات کے اسی قیام کو تو قیام اللیل کہا جاتا ہے۔

چوتھی بات یہ ہے کہ تراویح میں قرآن ختم کرنا ضروری نہیں ہے ، تراویح اصل میں قیام اللیل ہے یعنی رات میں اطمینان وسکون سے لمبا قیام کرنا خواہ قرات جس قدر بھی ہو ، اللہ تعالی قیام اللیل کا اجر دے گا۔ اگر کسی نے تراویح میں دس ، پندرہ یا بیس پارے ہی تراویح میں پڑھے مگر قیام اللیل کا حق ادا کیا تو بلاشبہ اسے قیام اللیل کا اجر ملے گا۔ اور جس نے تراویح میں مکمل قرآن ختم کیا مگر نماز میں سکون واعتدال نہیں برتا، کوے کی طرح چونچ مارتا رہا ایسی نماز نماز ہی نہیں ہے ، نبی ﷺ نے ایک صحابی کو جلد بازی میں نماز پڑھنے پر کئی دفعہ نماز دہرانے کا حکم دیا۔

پانچویں بات یہ ہے کہ مسجد میں حاضر ہو کر جماعت کے ساتھ تراویح پڑھنا ضروری نہیں ہے بلکہ اکیلے بھی پڑھ سکتے ہیں اور مسجد کے علاوہ گھر میں بھی ادا کر سکتے ہیں اور یاد رکھیں کہ کوئی اکیلے بھی تراویح پڑھتا ہے تو اس کو بھی اتنا اجر ملے گا کہ سابقہ سارے گناہ معاف ہو جائیں گے جس کا وعدہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں قیام اللیل سے متعلق کیا ہے اس لئے لاک ڈاؤن کی وجہ سے زیادہ فکر مندی کی ضرورت نہیں ہے نیز حالات کی سنگینی کی وجہ سے جب جمعہ اور فرائض کی جماعت ساقط ہو گئی ہے تو تراویح محض مسنون ہے جس کے لئے نہ مسجد شرط ہے اور نہ ہی جماعت۔

ان چند مسائل سے آگاہی کے بعد ایک اہم بے چین کرنے والا مسئلہ حل کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ ٹھیک ہے تراویح کے لئے جماعت یا مسجد ضروری نہیں ہے مگر جماعت سے پڑھنا بڑے اجر وثواب کا کام تو ہے۔ یہ بات سو فیصد درست ہے کہ جماعت سے کوئی بھی نماز ادا کرنا اکیلے پڑھنے سے ستائیس گنا بہتر ہے اور پھر ایک صحیح حدیث میں ہے کہ جو امام کے ساتھ آخری وقت تک قیام کرے تو اسے پوری رات قیام کا اجر ملتا ہے۔(صحیح النسائی:1604)

گو کہ تراویح اکیلے پڑھنے سے بھی سابقہ گناہ کی معافی کا اجر مل جائے گا تاہم رمضان بابرکت مہینہ ہے اور جماعت سے ثواب دوچند ہو جاتا ہے اس وجہ سے آپ اپنے اپنے گھروں میں اہل خانہ کے ساتھ جماعت سے تراویح کا اہتمام کریں۔ نماز کی امامت کے بارے میں نبی ﷺ کا فرمان ہے : لیؤمکم اکثرکم قرآنا(صحیح النسائی: 788)یعنی تم میں سے جس کو سب سے زیادہ قرآن یاد ہو وہ امامت کرائے۔

اس فرمان رسول کی روشنی میں گھر والوں میں جس کو سب سے زیادہ قرآن یاد ہو وہ گھر والوں کو تراویح پڑھائے ، یاد رہے مرد عورتوں کی امامت کراسکتا ہے مگر عورت مردوں کا امام نہیں بن سکتی ہے۔ زیادہ قرآن یاد ہونے کا مطلب یہ ہے کہ گھر میں مثلا دس افراد ہیں اور کسی کو ایک سپارے یاد ہے ، اتنا کسی کو یاد نہیں ہے تو وہی امامت کرائے یا کسی کو چند سورتیں ہی یاد ہیں اور دوسرے کو کچھ یاد نہیں تو جس کو چند سورتیں یاد ہیں وہی امامت کرائے۔ یہاں ایک اور بات یاد رہے کہ ایک سورت کو ایک سے زائد رکعت میں بھی پڑھ سکتے ہیں مثلا سورہ اخلاص پہلی رکعت میں پڑھی گئی تو دوسری رکعت میں بھی سورہ اخلاص پڑھ سکتے ہیں ، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ کسی کو چند چھوٹی سورتیں بھی یاد ہوں تو وہ بھی تراویح پڑھا سکتا ہے ، ایک ایک رکعت میں ایک ایک سورت پڑھائے اور اگر رکعات سے کم سورتیں یاد ہوں تو ایک سورت دو رکعتوں میں پڑھائے۔

بوقت ضرورت تراویح میں قرآن دیکھ کر پڑھنا کیسا ہے ؟

اب آتے ہیں ایک اہم مسئلہ کی طرف کہ اگر کسی کو قرآن زیادہ یاد نہ ہو اور تراویح میں طویل قیام وسجود کرنا چاہتا ہو تو کیا وہ قرآن دیکھ کر پڑھ سکتا ہے ؟

اس سوال کا سیدھا اور مختصر جواب یہ ہے کہ ضرورت کے وقت قرآن دیکھ کر تراویح پڑھانا جائز اور صحیح ہے ، اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے غلام کو تراویح پڑھانے کو حکم دیا اور وہ

قرآن سے دیکھ کر سیدہ عائشہ کو تراویح پڑھاتے۔ یہ روایت صحیح بخاری میں موجود ہے۔ سیدہ عائشہ دین کی بڑی عالمہ وفاضلہ تھیں،ان سے صحابہ اور صحابیات دین سیکھتے اور مسائل دریافت کرتے تھے، ظاہر سی بات ہے کہ ان کی فقاہت کے سامنے بعد والے یا ائمہ اربعہ کی فقاہت کچھ بھی نہیں ہے۔یہی وجہ ہے کہ کسی بھی صحابی سے حضرت عائشہ کے اس عمل کی مخالفت وارد نہیں ہے حتی کہ عمومی طور پر بھی کسی صحابی نے مصحف دیکھ کر نماز پڑھنے سے منع نہیں کیا ہے۔ بعض لوگ تین صحابہ کرام کا نام ذکر کرتے ہیں مگر صحابی کا کوئی اثر ثابت نہیں ہے مندرجہ سطور میں ان کا خلاصہ پڑھیں۔

(1)((عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نماز میں قرآن دیکھ کر پڑھنا برا سمجھتے اور اسے اہل کتاب کا طریقہ بتاتے))۔یہ اثر تاریخ بغداد میں موجود ہے اور تاریخ بغداد کے محقق دکتور بشار عواد معروف نے المیزان(507/4)کے حوالے سے ذکر کیا ہے کہ اس کی سند میں ابوبلال اشعری ضعیف راوی ہے۔

(2)((حضرت سوید بن حنظلہ رضی اللہ عنہ نے ایک صاحب کو قرآن دیکھ کر پڑھتے دیکھا تو ان کا قرآن لیکر الگ رکھ دیا))۔سوید بن حنظلہ نام سے صحابی گزرے ہیں،ان سے حدیث بھی مروی ہے مگر یہاں نام میں تحریف ہوگئی ہے۔المصاحف لابن ابی داؤد 7054 میں سلیمان بن حنظلہ البکری ہے جبکہ یہ نام بھی صحیح نہیں ہے، صحیح نام سلیم بن حنظلہ البکری السعدی الکوفی ہیں۔یہ صحابی نہیں تابعی ہیں۔

(3)((حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ہم لوگوں کو حالت نماز میں قرآن دیکھ کر پڑھنے سے قطعا منع فرمادیا تھا))۔یہ روایت کنزالعمال اور اعلاء السنن میں ہے مگر وہاں اس کی سند نہیں ہے۔صاحب المصاحف نے اس کی سند ذکر کی ہے اس سند میں نہشل بن سعید نیساپوری نام کا کذاب ومتروک راوی ہے،امام بخاری اور امام نسائی نے اس پر حرج کی ہے۔

ان تینوں میں دوسرا قول صحابی کا نہیں ہے اور باقی بچے صحابی کے دو اقوال ضعیف ہیں اس لئے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کی بنیاد پر ضرورت کے تحت نماز میں قرآن دیکھ کر پڑھنا جائز

ہے۔ صحابی کا قول و عمل تابعی پر مقدم ہے اس لئے بعد والوں کے اقوال نہیں ذکر کر رہا ہوں البتہ ائمہ اربعہ کی بات کریں تو امام ابو حنیفہ کے علاوہ ائمہ ثلاثہ نے نماز میں قرآن دیکھ کر پڑھنے کی رخصت دی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب امام زہری سے کسی نے سوال کیا کہ رمضان میں قرآن دیکھ کر پڑھنا کیسا ہے تو انہوں نے بہترین جواب دیا:

كان خيارنا يقرؤون في المصاحف (المدونة الكبرى 1/288-289 والمغني لابن قدامة 1/335) کہ ہم میں سے بہتر لوگ قرآن دیکھ کر پڑھتے تھے۔

مسلک احناف اور نماز میں قرآن دیکھنا:

متعدد کتب احناف میں مذکور ہے کہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک قرآن دیکھ کر پڑھنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ آج لوگوں کی شدید ضرورت ہے کہ وہ اپنے اپنے گھر میں تراویح کی نماز قرآن دیکھ کر پڑھائیں کیونکہ کرونا وائرس کی وجہ سے مساجد بند ہیں اور گھر گھر حافظ دستیاب بھی نہیں ہو سکتے مگر پھر بھی اوران حالات میں بھی قرآن دیکھ کر پڑھنے سے حنفیوں کی نماز باطل ہو جائے گی۔ جب حنفیوں کو صحیح بخاری میں موجود سیدہ عائشہ کا حکم اور ذکوان کا عمل دکھاؤ تو اس دلیل کی مختلف تاویلیں کرتے ہیں۔ آپ تو جو جانتے ہیں کہ مقلد قرآن کی آیت میں تاویلات کرلے گا اور اس کا مفہوم بدل دے گا مگر امام کا قول نہیں چھوڑے گا یہی حال یہاں بھی نظر آتا ہے۔

حدیث عائشہ کے متعلق احناف کی ایک تاویل یہ ہے کہ یہ حدیث رسول نہیں ہے اثر ہے یعنی صحابی کا ذاتی عمل ہے۔ میں کہتا ہوں کہ پھر صحیح بخاری میں موجود تراویح کی گیارہ رکعت عمل رسول ہے اس کو چھوڑ کر دلیل میں حضرت عمر کا عمل پیش کرتے ہو وہ بھی ضعیف، کیا وہ اثر نہیں ہے ؟ احناف کی دوسری تاویل یہ ہے کہ ذکوان کا عمل متضاد اور اجماع امت کے خلاف ہے، میں کہتا ہوں کہ کسی امام کا مسلک ان کے شاگرد

سے رائج ہوتا ہے اور امام صاحب کے دوشاگرد ابویوسف اور محمد کہتے ہیں کہ نماز میں قرآن دیکھنے سے نماز مکمل ہوجاتی ہے،بس کراہت کا مسئلہ ہے جبکہ امام ابوحنیفہ نماز ہی فاسد کررہے ہیں۔اس کا مطلب شاگرد نے اسی وقت بھانپ لیا کہ امام صاحب کا یہ فتوی غلط ہے لیکن غالی مقلدین پکڑے بیٹھے ہیں،امام صاحب کے شاگرد کا بھی لحاظ نہیں کرتے ،یہ لوگ بھلا سیدہ عائشہ کا فتوی کہاں سے مانیں گے ؟اس بات پر کوئی حیرت کئے بنا نہیں رہ سکتا کہ جب احناف صحابی کے قول وفعل کو دیوار پر مار دیتے ہیں پھر ایسے لوگ امام کی ہر بات کی تقلید کیسے واجب قرار دیتے ہیں جو نہ نبی ہیں،نہ صحابی ہیں اور نہ ہی معصوم ؟احناف کی ایک تاویل یہ بھی ہے کہ حضرت عائشہ کا یہ عمل ان احادیث میں سے ہے جن کو امت نے قبول نہیں کیا،یہ محض ایک آدمی کا عمل ہے اور اسے امام بخاری نے ضمناذکر کردیا ہے۔احناف کی اس بے جاتاویل میں کس قدر جرات ہے ؟ اپنے امام کو معصوم سمجھتے ہیں ہر بات کی تقلید واجب قرار دیتے ہیں ،ورنہ نجات نہیں ہوگی مگر خیر القرون کی عالمہ،زاہدہ اور فقیہ جن کو براہ نبی کا فیض حاصل تھا انکو کون سا رتبہ دیتے ہیں ؟اس مناسبت سے ابن نجیم حنفی کا قول(جو الاشباہ والنظائر میں ہے)بیان کرنا دلچسپ ہوگا کہ نمازی قرآن کی طرف دیکھ بھی لے تو اس کی نماز باطل ہوجاتی ہے مگر شہوت کے ساتھ عورت کی شرمگاہ بھی دیکھے تو نماز باطل نہیں ہوتی ہے۔ان باتوں سے آپ کو پتہ چل ہی گیا ہوگا کہ احناف دین کے ساتھ کھلواڑ کرتے ہیں،ان کے یہاں قرآن وحدیث اصل نہیں اپنے امام کا قول ہی اصل ہے اس لئے ان کے فتاوی اور ان کے مسائل سے بچ کر رہنا چاہئے۔

خلاصہ کلام یہ ہوا کہ ہم اپنے گھر میں جماعت بنا کر تراویح پڑھ سکتے ہیں اور جسے زیادہ قرآن یاد ہوگا وہ امامت کرائے گا نیز کسی کو قرآن زیادہ یاد نہ ہو اور تراویح میں لمبی قرات کرنا چاہتا ہو وہ قرآن دیکھ قرات کرسکتا ہے لیکن یاد رہے کہ موبائل سے قرات نہ کریں بلکہ قرآن (مصحف) سے کریں کیونکہ موبائل مصحف نہیں ہے،یہ ایک ایسا آلہ ہے جس میں خیر اور شر دونوں ہے۔اس سے امکان ہے کہ قرات کے دوران نامناسب

چیز دیکھنے یا سننے کو مل جائے یا دھیان روزمرہ کی ان باتوں کی طرف چلا جائے جو موبائل سے کرتے اور سوچتے ہیں اور جو لوگ موبائل کو مصحف قرار دیتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔

نوٹ: اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی شیئر کریں۔

مزید دینی مسائل، جدید موضوعات اور فقہی سوالات کی جانکاری کے لئے وزٹ کریں۔

Maqubool Ahmed

SheikhMaqubolAhmedFatawa.

00966531437827

Maquboolahmad.blogspot.com

islamiceducon@gmail.com

Online fatawa salafia Maqbool Ahmed salafi

19 April 2020